میں کھلے جارہے ہیں کہ خمینی کا انقلاب کیسے ایکسپورٹ کیا جائے اور جہاں بھی مسلمان آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہوتے ہیں ایرانی اپنا ایک سیل وہاں قائم کر دیتے ہیں پٹرول کے سرمائے اور پاسداران انقلاب کے تربیت یافتہ کمانڈوز کو وہاں بھیج کر تفریق و انتشار کی آگ بھڑکاتے ہیں، آذربائیجان اور تاجکستان کی انقلابی قوتیں جہاد افغانستان سے متاثر ہیں ایرانی انقلاب سے ہرگز نہیں ہاں جس طرح ایرانیوں نے افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام میں رکاوٹیں کھڑی کیں اور گروہ بندی کا شاخسانہ کھڑا کر دیا اسی طرح تاجکستان میں بھی یہی منفی رول ادا کیا جا رہا ہے جو ہر اعتبار سے ایک مذبوحی حرکت ہے ۔

کشمیر

مسئلہ کشمیر ۱۲ جولائی ۱۹۳۱ء سے اُلجھا چلا آرہا ہے شیخ عبداللہ بخشی غلام محمد پہلے اسکی خوبصورتی کو مسلمانوں کی آزادی سے وابستہ کرتے رہے پھر انکی نیاز مندیوں نے رُخ بدلا اور وہ جمہوری حقوق کے حصول کے لئے ھندو کی سیاست کا صید زبوں ہوگئے مجلس احرار اسلام برصغیر کی واحد جماعت ہے جس نے کشمیر کو مسلمانوں کے لئے اور صرف مسلمانوں کے لئے لازمی قرار دیا تھا۔ اور اس کے لئے کشمیر کے طول و عرض میں رضاکار بھیج کر ڈوگرہ راج کی چولیں ڈھیلی کر دیں سرکاری رپورٹ کے مطابق ۲۵ ہزار رضاکار گرفتار ہوئے دسیوں شہید ہوئے اور سیکڑوں کشمیر میں داخل ہوئے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ۸۰ میل پیدل چل کر کشمیر میں پہنچے اور ڈوگرہ شاہی کو للکارا کشمیر کا مسئلہ بگاڑنے میں انگریز مرزائی اور ڈوگرے اصل مجرم ہیں سنہ ۱۹۳۰ء کی کشمیر کمیٹی جو مرزا بشیر الدین محمود کی سرپرستی میں تشکیل دی گئی اور تحریک کشمیر میں مرزائیوں نے ڈوگروں کا ساتھ دیا عبدالرحیم درد نے اس میں اہم کردار ادا کیا انگریز نے سرپرستی کی ۔

ماسٹر تاج الدین انصاریؒ نے مرزائیوں کی تمام چالیں طشت از بام کیں شیخ عبداللہ اور بخشی غلام محمدؐ کو ان کے چنگل سے بچانے کی بھرپور کوشش کی لیکن انگریزی حکومت اور سرمائے نے یہ دونوں لیڈر مسلمانوں سے چھین لئے سنہ ۱۹۴۷ء میں ریڈ کلف باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کا جو نقشہ پیش کیا گیا اس میں آل انڈیا مسلم لیگ اور پنجاب مسلم لیگ کا تضاد پیدا کیا گیا مرکز نے مسلمانوں کی اکثریت کی بنیاد پر ضلعی تقسیم کا فارمولا دیا لیکن جب ظفر اللہ باونڈری کمیشن کے سامنے پیش ہوا تو اس نے تحصیل وار تقسیم کا فارمولا پیش کیا جس سے ضلع گورداسپور کی تقسیم متاثر ہوئی تحصیل پٹھان کوٹ عمداً بھارت کو دی گئی تاکہ کٹھوا روڈ الگ ہو جائے اور کشمیر کا مسئلہ پیدا ہی نہ ہو کیونکہ کشمیر کے مسئلہ پر مرزائیوں کو ذلت اُٹھانا پڑی تھی[1] چودھری غلام عباس

[1] دیکھئے ممتاز احمد کی کتاب: مسئلہ کشمیر یا زندگی ہفت روزہ کشمیر نمبر ۲۲ فروری تا یکم مارچ ۱۹۹۰ء